© rasailojaraid.com

ذوالکفل بخاری (اُملج، سعودی عرب)

توہینِ رسالت کی نئی جسارت

ڈنمارک کے اخبار Jyllands-Posten نے اپنے ۳۰ر ستمبر ۲۰۰۵ء کے شمارے میں ایک مضمون چھاپا، جس کا موضوع یہ تھا کہ نبی کریم ﷺ کی تصویر بنانے سے اس لیے اجتناب برتا جاتا ہے کہ مصور ''انتہا پسند'' مسلمانوں کے غیظ وغضب سے ڈرتے ہیں۔ اگر کوئی مصوّر یہ جسارت کرتا بھی ہے تو ''گمنام'' رہ کر۔ لہٰذا یہ صورت حال ''آزادیٔ اظہار'' کے اس دور میں سخت تشویش ناک اور اندوہ ناک ہے۔ اس مضمون کے پہلو بہ پہلو، مختلف ڈنمارکی مصوّروں کے بنائے ہوئے بارہ کارٹون...... جی ہاں، حضور خاتم النبیین، سید الاوّلین والآخرین ﷺ کے مقدس سراپے سے منسوب...... بارہ کارٹون شائع کیے گئے۔ استہزاء، توہین اور تضحیک کے ۱۲ نمونے۔ گندے، ناپاک، غلیظ اور متعفن ہاتھوں سے کھینچی گئی یہ تصویریں، پورے ایک سو دن، دنیا بھر کے مسلمانوں...... ''غلامانِ محمدؐ'' اور ''عاشقانِ رسولؐ'' کے منہ پر بے غیرتی کی کالک ملتی رہیں۔ ایک ارب سے زائد مسلمان، ۵۶ اسلامی ملک، اور ان کی حکومتیں، مملکتیں، ادارے، تنظیمیں، کونسلیں، اسمبلیاں، کابینائیں...... کہیں سے کوئی آواز نہ اٹھی۔ دو چار آوازیں اٹھیں بھی تو وہ اتنی ''تنہا'' تھیں کہ اضطراب کی کوئی سی لہر اور احتجاج کی کوئی سی گونج پیدا کیے بغیر، یہیں کہیں، ہمارے گرد وپیش میں کھو گئیں۔ نتیجہ یہ کہ ۱۰ر جنوری ۲۰۰۶ء کو (۳۰ر ستمبر کے ۱۰۰ دن بعد)، یہی تصویریں ناروے کے ایک میگزین نے، آزادیٔ اظہار ہی کی بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے دوبارہ چھاپیں۔ سرکاری سطح پر، واحد ملک سعودی عرب ہے، جس نے ڈنمارک اور ناروے سے بھرپور احتجاج کیا ہے۔ سعودی عرب نے ۲۶ر جنوری کو، ڈنمارک سے اپنا سفیر واپس بلا لیا ہے۔ تاحال...... دونوں ''مہذب'' اور ''متمدن'' یورپی ملکوں کی حکومتیں، آزادیٔ اظہار کے منافی، کسی بھی اقدام کے ذریعے سے کسی اخبار یا جریدے پر گرفت سے معذوری، عجز اور بے بسی کا اظہار کر رہی ہیں۔ سعودی عرب کے مفتی اعظم نے عوام سے ڈنمارکی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی ہے۔ ۲۷ر جنوری کے جمعہ کو، خطباتِ جمعہ میں پورے سعودی عرب میں اس احتجاج اور بائیکاٹ کی گونج سنی گئی۔ ''بائیکاٹ'' کی اس اپیل کا نتیجہ یقیناً حوصلہ افزاء ہے۔ خشک اور مائع دودھ، اور دودھ کی دیگر مصنوعات کی برآمد کے لیے ڈنمارک اس وقت سعودی عرب میں سرفہرست ہے۔ بائیکاٹ پر ڈنمارکی کمپنیوں کے اظہارِ تشویش اور ناروے کے سفیر برائے سعودی عرب کی طرف سے نارویجن میگزین کے لیے اظہارِ مذمت سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بائیکاٹ اور مقاطعہ...... ڈنمارک کے ''ڈنگ مار'' ہوں یا ناروے کے ''نمک حرام اور نیش زن''۔ سب کا ابتدائی علاج ضرور ثابت ہوگا۔ مگر اس کے بعد......؟

توہین رسالت کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرنے والے دنیا بھر کے مسلمانوں کو دین ودنیا کی سب ''کامیابیاں''...... مبارک ہوں۔ لیڈروں، وزیروں، صدروں اور وزیراعظموں کو مبارک! اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے زیرک اور ذہین زعمائے امتِ محمدیہ کو مبارک! شفاعتِ آقائے دوجہاں (ﷺ) کے سبھی ''امیدواروں'' کو مبارک!

آہ...... بے غیرتی کے سو دن بھی گزر گئے، اور ہمیں یہ اندازہ بھی ہو چکا کہ اسلام، پیغمبر اسلام اور ناموسِ رسالت...... اب یہ ہمارے مسائل نہیں ہیں۔ یہ صرف سعودی عرب کے مسائل ہیں۔ ان مسائل پر ''قابو پانے'' کے لیے سعودی عرب کو بھی ہر ممکن ''مدد'' دی جا رہی ہے۔ سالانہ ۵۰ ہزار تعلیمی ویزے، امریکہ سے صرف سعودیوں اور خلیجیوں کے لیے مختص کیے ہیں۔ الیکشن، جمہوریت، آزادیٔ نسواں، آزادیٔ اظہار اور حقوقِ انسانی کی صورت حال میں ''نمایاں پیش رفت'' کے تحکمانہ مطالبے اور عراق کی سمت سے جغرافیائی گھیراؤ کے دوستانہ معاملے اس پر مستزاد ہیں۔ بایں ہمہ، سعودی قیادت حمیّت دینی کے حالیہ مظاہرے پر صد ہزار سلام کی مستحق ہے۔ چاروں جانب کے سناٹے میں، جرأت کی ایک آواز کو سلام۔ صد ہزار سلام!

© rasailojaraid.com